غزلیں

نسیم نیازی

○

موجۂ گل کی طرح پاؤں رکھا پانی پر
آپ چلتے ہیں کہ چلتی ہے صبا پانی پر

ہم نے اشکوں سے ترا نام لکھا پانی پر
یوں سرشام جلایا ہے دِیا پانی پر

منحصر چار عناصر پہ ہے انساں کا وجود
نقش مٹی کا بنا آگ، ہوا پانی پر

بھیگی پلکوں پہ اُبھرتے گئے یادوں کے نقوش
دیکھتے دیکھتے اک شہر بسا پانی پر

نئے موسم کی خبر خشک زمینوں کے لیے
تیرتا آتا ہے پتّا جو ہرا پانی پر

کون گزرا ہے الجھتا ہوا موجوں سے نسیم
دور تک کس کے ہیں نقش کفِ پا پانی پر

عرشی پہانوی

○

تمہاری چشمِ تر میں آگئے ہیں
زہے قسمت نظر میں آگئے ہیں

خرد والوں کو پیچھے چھوڑ کر ہم
''جنوں کی رہگزر میں آگئے ہیں''

دعائیں کرنے والے چارہ گر بھی
دواؤں کے اثر میں آگئے ہیں

اُجالوں سے بغاوت کرنے والے
اندھیروں کی نظر میں آگئے ہیں

جو پھیلے تھے زمیں سے آسماں تک
وہ اب چھوٹے سے گھر میں آگئے ہیں

تری خاطر حویلی چھوڑ کر ہم
پرانے سے کھنڈر میں آگئے ہیں

جفائیں کرتے کرتے آج ''عرشی''
وفا کی رہگزر میں آگئے ہیں

آکاش اپارٹمنٹس، موتی والی گلی۔7، لکشمی نگر، دہلی، موبائل:9811646228
شکور منزل، اسلام گنج قصبہ پہانی، ہردوئی (یوپی) موبائل:9838840803